سوال

(85)أقرب إلى الولاية

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں مسمات بوڑھی بنت سوزل خان عاقلہ بالغہ، میرا والد فوت ہوگیا ہے جس نے اپنی زندگی میں میری منگنی بنام محمد صالح کے ساتھ کی جس پر میں اور میری والدہ راضی ہیں۔ اب میرا چچا میری شادی دوسری جگہ کرنا چاہتا ہے جو نہ صرف میری مرضی کے خلاف ہے بلکہ باعث تکلیف و نقصان ہے۔ اب عرض یہ ہے کہ اس صورت میں میرے نکاح کا ولی وارث میرا چچا سہراب خان ہوگا یا کسی دوسرے نانا یا ماما کو حق ولایت حاصل ہوگا؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

معلوم ہونا چاہئے کہ اگر کسی عورت کا ولی عورت کی مخالفت کرکے اس کا نکاح روکے یا معقول جگہ نکاح نہ کرنے دے تو اس صورت میں عورت کسی بھی مرد کو اپنا ولی مقرر کرسکتی ہے۔

جس طرح سنن دار قطنی ابواب النکاح میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

((قال إذا كان ولى المرأة مضارا فولت رجلا فنكاحها ونكاحه جائزة))

''یعنی اگر عورت کا ولی نقصان دینے والا ہو تو عورت کسی بھی مرد کو اپنا ولی مقرر کرکے نکاح کرسکتی ہے۔''

مسند شافعی سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث نقل کی ہے:

((لانكاح إلا بشاهدى عدل وولى مرشد)) جلد نمبر۹ صفحہ ٤٨٢ ط: بیروت

''یعنی نکاح دو عادل گواہوں اور ایک خیر خواہ ولی کے بغیر نہیں ہے۔''

چونکہ مذکورہ صورت میں سہراب خان مضار ہے اس لیے نکاح کا حق ولایت ختم ہوگیا مسمات بوڑھی اپنے نکاح کے لیے اپنے نانا یا ماما کسی بھی مرد کو ولی مقرر کرکے اپنی مرضی سے نکاح کرواسکتی ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 427

محدث فتویٰ